۲۲ رجب المرجب ۱۴۴۱ھ کو ہونے والے مدنی مذاکرے کا تحریری گلدستہ

ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سُنّت (قسط: 122)

دِن بھر کی نیکیوں کا اِیصالِ ثواب

- مرد کا بالی پہننا کیسا؟ 2
- بھگدڑ مچ جائے تو کیا کیا جائے؟ 6
- جان لیوا کھیل کھیلنا یا کرتب دکھانا کیسا؟ 8
- مقدس مقامات سے تبرک کا مٹی یا پتھر لانا کیسا؟ 11

ملفوظات:

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سُنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابو بلال

محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

پیشکش:
مجلس المدینۃ العلمیہ (دعوتِ اسلامی)
Islamic Research Center

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

دِن بھر کی نیکیوں کا اِیصالِ ثَواب[1]

شیطان لاکھ سُستی دِلائے یہ رِسالہ (۱۲ صَفحات) مکمل پڑھ لیجیے اِنْ شَآءَ اللہ معلومات کا اَنمول خزانہ ہاتھ آئے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

فرمانِ حضرتِ سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن عَمرو بن عاص رَضِیَ اللہُ عَنْہُما: جو نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر ایک بار درود پڑھے گا اللہ پاک اور اس کے فرشتے اس پر 70 مرتبہ رحمت بھیجیں گے۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

دِن بھر کی نیکیوں کا اِیصالِ ثَواب

سُوال: کیا رات کو سونے سے پہلے دن بھر میں کئے ہوئے نیک اَعمال کا اِیصالِ ثَواب کرسکتے ہیں؟

(نگرانِ شوریٰ حاجی ابو حامد محمد عمران عطاری)

جواب: صرف اس دن کے نیک اعمال ہی نہیں، بلکہ ساری زندگی میں کئے ہوئے نیک اعمال کا ایصال ثواب کر سکتے ہیں، کیونکہ ایصال ثواب کرنے سے اپنا کوئی نقصان نہیں ہوتا[3] بلکہ فائدہ ہی ہوتا ہے کہ جتنے لوگوں کو ایصال ثواب کریں گے ان سب کے برابر ثواب ملے گا، مثلاً کسی شخص نے ایک قرآن پاک کا ثواب 10 افراد کو ایصال کیا، اب اس کے پاس ایک قرآن پاک کا ثواب ہے، مگر 10 افراد کو ایصال ثواب کرنے کی وجہ سے اسے مزید 10 قرآن پاک کا ثواب مل جائے گا،[4] کیونکہ ہم لوگوں کا خزانہ ختم ہوسکتا ہے، لیکن ہمارے رب کا خزانہ ختم ہونے والا نہیں ہے۔

1 ...... یہ رِسالہ ۲۲ رَجَبُ الْمُرَجَّب ۱۴۴۱ھ بمطابق 17 مارچ 2020 کو ہونے والے مَدَنی مذاکرے کا تحریری گلدستہ ہے، جسے اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّۃ کے شعبہ "ملفوظاتِ امیرِ اَہلِ سُنّت" نے مُرتَّب کیا ہے۔ (شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اَہلِ سُنّت)

2 ...... ابن ماجہ، کتاب اقامۃ الصلاۃ والسنۃ فیھا، باب الصلاۃ علی النبی، ۱/ ۴۹۰، حدیث: ۹۰۷۔

3 ...... ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الجنازۃ، مطلب فی القراءۃ للمیّت، ۳/ ۱۸۰۔

4 ...... فتاویٰ رضویہ، ۹/ ۶۳۸۔

www.dawateislami.net

بخل ہم لوگ کرتے ہیں، اللہ پاک تو عطا فرمانے والا ہے۔

ایصالِ ثواب کرنا کیسا؟

سُوال: کیا فوت شدہ افراد کے لئے نفل نماز پڑھنا اور انہیں اس کا ثواب پہنچانا جائز ہے؟ کہیں یہ شرک تو نہیں؟

جواب: زندہ و مردہ دونوں کو ایصالِ ثواب کرسکتے ہیں، کیونکہ نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جو ظاہری پردہ فرمانے کے باوجود بھی زندہ ہیں جب ہم انہیں ایصالِ ثواب کرسکتے ہیں تو اپنے فوت شدہ افراد کو کیوں نہیں کرسکتے![1] فوت شدہ افراد کو اپنی فرض یا نفل نمازیں، بلکہ ہر طرح کی نیکی کا ایصالِ ثواب کرسکتے ہیں۔[2] البتّہ کافر کو ایصالِ ثواب نہیں کرسکتے۔[3]

مَرد کا بالی پہننا کیسا؟

سُوال: بعض لوگ کہتے ہیں: ”جس لڑکی کے ناک اور کان چھدے ہوئے نہ ہوں اس کی نمازِ جنازہ نہیں ہوتی۔“ یہ ارشاد فرمائیے کہ کیا نمازِ جنازہ ہونے کے لئے عورتوں کا ناک اور کان چھدوانا ضروری ہے؟

جواب: جن عورتوں کی ناک یا کان چھدے ہوئے نہ ہوں ان کی نمازِ جنازہ پڑھنا ہوگی۔ مسلمان کی نمازِ جنازہ پڑھنا فرضِ کفایہ ہے۔[4] عورت کے لئے ناک اور کان چھدوانا مستحب ہے۔[5] اگر نہیں چھدوائے تو گناہ نہیں ہے۔ آج کل تو مَرد حضرات بھی ناک اور کان چھدواتے ہیں، جیسے ہند میں ایک بزرگ حضرت دَاوَلْ شاہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا مزار ہے۔ وہاں اکثر میمن حضرات جا کر منت مانتے اور بالیاں پہنتے ہیں۔ جو ایسا کرتا ہے اسے ”دَاوَل شاہ جو بوڈلو“ کہا جاتا ہے۔ یاد رہے! مردوں کا بالی وغیرہ پہننا غلط اور ناجائز ہے،[6] کیونکہ بالی صرف عورت پہن سکتی ہے۔

---

1. شرح العقائد النسفية، ص ٣٥٦۔
2. بنايه، كتاب الحجّ، باب الحجّ عن الغير، ۴/٤٦٦۔
3. فتاویٰ رضویہ، ۹/۵۳۳۔
4. درمختار، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، ٣/١٢٠۔
5. درمختار، كتاب الحظر والاباحة، فصل في البيع، ٩/٦٩٣۔
6. بہارِ شریعت، ۳/۵۹۶، حصّہ:۱۶ ماخوذاً۔

لاک ڈاؤن میں راشن جمع کرنا کیسا؟

سُوال: لاک ڈاؤن یا کرفیو لگ رہا ہو تو کیا ایسی صورت میں گھر پر راشن وغیرہ جمع کر لینا احتیاطی تدابیر میں شمار ہو گا یا اس پر مذمت کی جائے گی؟ (نگرانِ شوریٰ حاجی ابو حامد محمد عمران عطاری)

جواب: ایسی صورت میں راشن وغیرہ جمع کرنا جائز ہے، بلکہ اگر کوئی ایسے حالات میں ایک سال کا راشن بھی رکھ لیتا ہے تب بھی منع نہیں ہے، البتّہ ایسا کرنا ناپسندیدہ ہے۔ جیسا کہ حضرتِ سَیِّدُنا ابو سعید خُدری رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرتِ سَیِّدُنا اُسامہ بن زید رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا نے ایک مہینے کے ادھار پر 100 دینار کے بدلے کنیز خریدی تو میں نے نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''کیا تم لوگوں کو اسامہ پر تعجب نہیں ہوتا کہ اس نے ایک مہینے کے ادھار پر لونڈی خریدی ہے! بے شک اسامہ لمبی امید کا شکار ہے۔''[1] یعنی آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرتِ سَیِّدُنا اسامہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے اس فعل کو ناپسند فرمایا۔ زیادہ راشن جمع کرنے سے یہ نقصان ہو گا کہ لوگوں کے زیادہ خریدنے کی وجہ سے دکان دار اپنا پرانا اسٹاک نکال کر بیچ دیں گے، اس کے علاوہ قیمتوں میں بھی اضافہ ہو جائے گا، نیز مال دار طبقہ تو زیادہ راشن خرید لے گا، لیکن دہاڑی دار طبقہ یا ماہانہ تنخواہ پر کام کرنے والا ایک مہینے کا راشن کیسے جمع کرے گا!!

ملازمین کے ساتھ ہمدردی کیجئے

سُوال: لاک ڈاؤن میں بعض لوگ اپنے ملازمین کو فارغ کر رہے ہیں، جبکہ بعض مالکان اپنے ملازمین کو سہولیات اور ایڈوانس تنخواہ بھی دے رہے ہیں، بلکہ بعض تو راشن بھی ڈلوا رہے ہیں۔ ان مختلف رویّوں کے بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں؟[2]

جواب: ظاہر ہے جو مالک اپنے ملازمین کو وقت سے پہلے تنخواہ دے دے اور انہیں تسلی بھی دے کہ اگر کوئی مسئلہ ہو جائے تو میں موجود ہوں تو اِنْ شَآءَ اللہ ملازمین اور ان کے بچے ایسے مالک کو دعائیں دیں گے۔ لیکن اگر مالک تنخواہ نہیں دے گا یا وقت پر نہیں دے گا تو ملازمین کے دل میں اس کے لئے نفرت پیدا ہو گی اور وہ مالک کی غیبتوں اور برائیوں میں لگ

---

1 ......موسوعۃ الامام ابن ابی الدنیا، کتاب قصر الامل، ۳/۳۰۵، حدیث: ۶۔

2 ......یہ سُوال شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت)

www.dawateislami.net

جائیں گے، بلکہ ہو سکتا ہے کہ حالات زیادہ خراب ہونے کی صورت میں ملازمین قتل وغارت گری اور چوری ڈکیتی سے بھی دریغ نہ کریں، کیونکہ جو بھوکا ہو گا وہ اللہ جانے، شیطان کے بہکاوے میں آکر کیا کیا کر بیٹھے گا!

مشکل حالات میں چیزوں کی قیمتیں بڑھانا کیسا؟

سوال: ان مشکل حالات میں لوگوں کی مدد کرنے سے متعلق کچھ راہ نمائی فرمادیجئے۔[1]

جواب: دین خیر خواہی یعنی بھلائی کرنے کا نام ہے۔ ہمیں غریبوں اور یتیموں کے ساتھ بھلائی کرنی چاہیے۔ جیسا کہ ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بھی غریبوں، یتیموں اور مسکینوں کے ساتھ بھلائی کرنے کا حکم فرمایا ہے۔[2] عین ممکن ہے کہ کورونا وائرس ہمیں یا ہمارے خاندان کو لگنے والا ہو اور ہماری کسی بھلائی کے سبب اس کا رخ بدل جائے۔ اللہ پاک کی رحمت سے سب ممکن ہے۔ تاجر حضرات کو چاہیے کہ اشیا کی جو قیمتیں عام حالات میں ہوتی ہیں انہی قیمتوں پر سامان فروخت کریں، بلکہ ہو سکے تو اِن دنوں میں کچھ رعایت کریں، جیسا کہ حدیث مبارکہ میں فرمایا گیا: "کامل مؤمن وہ ہے کہ جو چیز اپنے لئے پسند کرے وہی چیز اپنے بھائی کے لئے پسند کرے۔"[3] تو جس طرح ہم اپنے لئے سستا اور معیاری سامان پسند کرتے ہیں، ہمیں بھی چاہیے کہ اپنے مسلمان بھائیوں کے لئے بھی یہی پسند کریں۔ افسوس! ہمارے ہاں معاملہ الٹا ہے۔ اِن دنوں میں قیمتیں بڑھادی گئی ہیں۔ تاجروں کو سوچنا چاہیے کہ اس دولت کا کیا کریں گے! سب یہیں رہ جانا ہے۔ قارون کے پاس اتنا خزانہ تھا کہ اس کی صرف چابیاں ہی 40 افراد اٹھاتے تھے۔[4] لیکن وہ خزانہ اس کے کام نہ آیا،

---

1 ...... یہ سُوال شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اَہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت)

2 ...... رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو شخص یتیم کی کفالت کرے میں اور وہ جنت میں اس طرح ہوں گے، نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کلمہ کی انگلی اور بیچ کی انگلی سے اشارہ کیا اور دونوں انگلیوں کے درمیان تھوڑا سا فاصلہ کیا۔ (بخاری، کتاب الطلاق، باب اللعان، ۳/۴۹۷، حدیث: ۵۳۰۴) پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بیوہ اور مسکین کی امداد و خبر گیری کرنے والا راہِ خدا میں جہاد کرنے والے کی طرح ہے۔ (بخاری، کتاب النفقات، باب النفقۃ علی الاھل، ۳/۵۱۱، حدیث: ۵۳۵۳)

3 ...... بخاری، کتاب الایمان، باب من الایمان ان یحبّ لاخیہ، ۱/۱۶، حدیث: ۱۳۔

4 ...... تفسیر طبری، پ۲۰، القصص، تحت الآیۃ: ۷۶، ۱۰/۱۰۲، حدیث: ۲۷۵۸۶۔

www.dawateislami.net

بلکہ قارون اپنے خزانے سمیت زمین میں دھنسا دیا گیا اور قیامت تک دھنستا رہے گا۔[1] علمائے کرام رَحِمَهُمُ اللّٰهُ السَّلَام نے قارون کے اس عذاب کی وجہ زکوٰۃ نہ دینا لکھی ہے۔[2] اور آج کل جس طرح کے حالات ہیں، ایسا لگتا ہے کہ کئی لوگ اپنی زکوٰۃ ادا نہیں کریں گے۔ یاد رکھئے! جب زکوٰۃ فرض ہوگئی تو اس کا ادا کرنا بھی ضروری ہے، حالات کی وجہ سے زکوٰۃ معاف نہیں ہوگی۔ بعض لوگ حالات بہتر ہونے کے باوجود بھی زکوٰۃ ادا نہیں کرتے۔ جن لوگوں پر زکوٰۃ فرض ہے اگر وہ اپنی 100 فیصد زکوٰۃ ادا کر دیں اور وہ زکوٰۃ مستحقین تک پہنچ جائے تو ہمارے ملک سے غربت کا خاتمہ ہو جائے۔

کورونا سے گھبرانا نہیں

سوال: کورونا وائرس کی وجہ سے کئی لوگوں میں خوف وہراس اور بدحواسی پائی جارہی ہے کہ کیا معلوم! کب کیا ہو جائے!" اس بارے میں کچھ تسلی عطا فرما دیجئے۔[3]

جواب: وبائیں اور بیماریاں کہاں نہیں آتیں! کورونا وائرس کے علاوہ بہت سی بیماریاں ہیں جن سے آئے دن لوگ مَر جاتے ہیں، یاد رکھئے! جو پیدا ہوا ہے اسے مرنا بھی ہے۔ موت تو برحق ہے۔ موت کا جو وقت مقرر ہے اسی وقت آئے گی۔ اب ان حالات میں جو فارغ وقت ملا ہے اس کو غنیمت جانیں۔ اگر قضا نمازیں یا قضا روزے باقی ہیں تو ان کی قضا کر لیں، اسی طرح تفسیر "صراط الجنان"[4] کا مطالعہ شروع کر دیں اور دیگر ذکر واذکار میں اپنا وقت گزاریں۔ عوام خوامخواہ گھبراتی ہے۔ ہمیں گھبرانا نہیں چاہیے۔

---

1 ......تفسیر طبری، پ۲۰، القصص، تحت الآیۃ: ۸۱، ۱۰/ ۱۱۲، حدیث: ۲۷۶۴۲۔

2 ......تفسیر خازن، پ۲۰، القصص، تحت الآیۃ: ۸۳، ۳/ ۴۴۲۔

3 ......یہ سُوال شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اَہلِ سنّت کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اَہلِ سنّت دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَه کا عطا فرمودہ ہی ہے۔(شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت)

4 ......**"صراط الجنان فی تفسیر القرآن"** یہ تفسیر شیخ الحدیث والتفسیر مفتی ابو صالح محمد قاسم عطاری مَدَّظِلُّهُ الْعَالِی کی تحریر کردہ ہے جو کہ 10 جلدوں پر مشتمل ہے۔ اس تفسیر میں قدیم وجدید تفاسیر اور دیگر علوم اسلامیہ پر مشتمل کتب سے ماخوذ کلام شامل کیا گیا ہے۔ جہاں احکام ومسائل کا بیان ہے اس مقام پر ضروری شرعی مسائل آسان انداز میں تحریر کئے گئے ہیں۔ حسبِ موقع اعمال کی اصلاح اور معاشرتی برائیوں سے متعلق مفید مضامین شامل کئے گئے ہیں۔ نیز مختلف مقامات پر عقائدِ اہلِ سنّت اور معمولاتِ اہلِ سنّت کی مع دلائل وضاحت بھی کی گئی ہے۔(شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت)

www.dawateislami.net

مِنیٰ کے خیموں میں آگ اور نمازِ ظہر کا اِہتمام

مجھے اپنا واقعہ یاد ہے۔ غالباً سن 80 کا واقعہ ہے۔ اُس وقت دعوتِ اسلامی نہیں بنی تھی۔ میں منیٰ شریف میں تھا اور میرا احرام قربانی کی وجہ سے خون آلود تھا۔ مجھے نماز ظہر ادا کرنی تھی جس کے لئے مجھے کپڑوں کی ضرورت تھی، کیونکہ مجھے یہ مسئلہ معلوم تھا کہ ناپاک کپڑوں میں نماز نہیں ہوتی۔ خیر میں ڈھونڈتے ڈھونڈتے جہاں میمن لوگوں کا خیمہ لگا ہوا تھا وہاں پہنچا، وہاں مجھے ایک حاجی صاحب ملے جن کا نام حاجی علی رنگیلا تھا اور وہیں میرے بھتیجے بھی مل گئے۔ میں نے ان سے کہا کہ "مجھے کپڑوں اور پانی کی ضرورت ہے، کیونکہ مجھے نمازِ ظہر ادا کرنی ہے۔" اتنے میں "آگ!! آگ!!" کا شور بلند ہوا، میں نے دیکھا کہ خیموں سے آگ کے شعلے بلند ہو رہے ہیں، وہ منظر دیکھ کر لوگ گھبرانے لگے، لیکن اَلْحَمْدُ لِلّٰہ میں مطمئن تھا، مجھے صرف نماز کی فکر تھی۔ میں نے پانی کی بوتل اور کپڑے لئے اور آگ کی رینج سے باہر آ گیا۔ وہاں ایک خیمے میں کچھ لوگ تھے۔ میں نے ان سے کہا کہ مجھے پاک ہونے دیں اور نماز پڑھنے دیں تو وہاں موجود ایک شخص نے کہا: "مولانا! دل پاک ہونا چاہیے، ہم نے بھی ایسے ہی نماز پڑھی ہے، تم بھی پڑھ لو" اور مجھے اندر آنے نہیں دیا، حالانکہ اس نے ایک فرض یعنی طہارت کا انکار کیا تھا۔ خیر! جیسے تیسے میں نے مزید پانی کی بوتلیں خریدیں اور اپنے جسم کو پاک کیا۔ بھگدڑ میں کپڑے بھی کہیں رہ گئے تھے، اس لئے میں نے حاجی علی رنگیلا کو کہا کہ وہ اپنا احرام میرے احرام سے بدل لیں۔ یوں میں نے نماز ظہر ادا کی۔

بھگدڑ مچ جائے تو کیا کیا جائے؟

اسی طرح واعظِ شیریں بیان حضرت مولانا شفیع اوکاڑوی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے جلسے میں بھی بعض شر پسند عناصر ایسی نازیبا حرکتیں کر دیتے تھے جس کی وجہ سے بھگدڑ مچ جاتی تھی۔ میرا بھی بھگدڑ سے واسطہ پڑا ہے۔ جب کوئی ایسی صورت ہوتی تو میں ایک دم ہٹ کر دیوار سے لگ کر کھڑا ہو جاتا تھا، کیونکہ جو دیوار سے لگ کر کھڑا ہوگا اسے عوام کی بھگدڑ میں کچھ نہیں ہوگا۔ اسی طرح ایک مرتبہ میں کراچی میں کہیں جا رہا تھا، ان دنوں حالات خراب تھے، شاید "9 ستاروں" کا مسئلہ تھا جس کی وجہ سے پولیس لوگوں کو پکڑ رہی تھی اور ہر طرف بھگدڑ مچی ہوئی تھی۔ میں سڑک

کے کنارے ایک چبوترے پر بیٹھ گیا اور مجھے پولیس نے کچھ نہیں کہا۔

بھگدڑ مچ جانے کی صورت میں اگر روڈ چوڑا ہو تو کسی گاڑی یا ستون وغیرہ کے پیچھے پناہ لے لی جائے۔ البتّہ اگر روڈ چوڑا نہ ہو اور کوئی ایسی جگہ بھی نہ ہو تب تو بھاگنا ہی پڑے گا۔ بہر حال ایسے موقع پر عقل کا سلامت ہونا ضروری ہے، جیسی جگہ ہو اسی کے مطابق حکمتِ عملی کے ساتھ مناسب اقدام کیا جائے۔ بد حواس نہ ہوں، جیسے لوگ آج کل کورونا وائرس کی وجہ سے بد حواس ہیں۔ میں نے اس سے بڑی بڑی وبائیں دیکھی ہیں، لیکن اس وقت بد حواسی کا یہ عالم نہیں ہوتا تھا۔ میرے دور میں طاعون بھی پھیلا ہے جو چوہوں سے پھیلتا ہے۔ احادیثِ مبارکہ میں بھی اس کا ذکر آیا ہے۔[1] لیکن ہمیں اس کے بارے میں علم بھی نہیں ہوتا تھا۔ اب تو سوشل میڈیا اور دیگر ذرائع اتنے بڑھ گئے ہیں کہ خطرہ آگ کی طرح بہت جلدی پھیل جاتا ہے۔ بعض لوگ باقاعدہ گھبراہٹ پھیلانے کی کوشش کر رہے ہیں اور لوگوں کو اِدھر اُدھر دوڑا رہے ہیں۔ ایسے لوگوں کو ڈرنا چاہیے کہ کہیں یہ مصیبت ان ہی کے گلے میں نہ پڑ جائے۔

صف پوری کرنے کے لئے نمازی کے آگے سے گزرنا کیسا؟

سُوال: فجر کی جماعت میں جو لوگ سنّتیں پڑھ رہے ہوتے ہیں ان کے آگے سے گزر کر صف میں شامل ہونا کیسا؟

جواب: صف پوری کرنا واجب ہے، اس لئے اگر نمازی کے آگے سے گزرے بغیر صف پوری نہ ہو سکتی ہو تو نمازی کے آگے سے گزر کر صف پوری کرنا ضروری ہے۔[2] اس میں قصور اسی شخص کا ہے جس نے ایسی جگہ نماز شروع کی۔ اس کے

---

1 ...... رسول کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: طاعون ہر مسلمان کے لئے شہادت ہے۔ (بخاری، کتاب الطب، باب مایذکر فی الطاعون، ۴/۳۰، حدیث: ۵۷۳۲) اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیّدتنا عائشہ صدّیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فرماتی ہیں: میں نے نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے طاعون کے بارے میں سوال کیا تو فرمایا: یہ ایک عذاب ہے جسے اللہ پاک تم سے پچھلی امتوں پر بھیجا کرتا تھا پھر اللہ کریم نے اسے مؤمنوں کے لئے رحمت بنا دیا، لہٰذا جو بندہ کسی شہر میں ہو اور وہاں طاعون کی وبا پھیل جائے تو وہ وہیں ٹھہرا رہے اور صبر کرے ثواب کی امید کرتے ہوئے، اس شہر سے نہ نکلے اور یہ ذہن میں رکھے کہ جو کچھ اللہ پاک نے اس کے لئے لکھ دیا ہے اسے پہنچ کر رہے گا، تو اسے ایک شہید کا ثواب دیا جائے گا۔

(بخاری، کتاب الطب، باب اجر الصابر فی الطاعون، ۴/۳۰، حدیث: ۵۷۳۴)

2 ...... درمختار، کتاب الصلاۃ، باب ما یفسد الصلاۃ وما یکرہ فیھا، ۲/۴۸۳۔

لئے حکم یہ تھا کہ کسی ستون وغیرہ کے پیچھے نماز پڑھتا۔[1]

سنّتیں کہاں ادا کرنی چاہئیں؟

سُوال: فجر اور دیگر نمازوں کی سنّتیں کہاں ادا کرنی چاہئیں؟(رکن شوریٰ)

جواب: بہتر تو یہ ہے کہ سنّتیں گھر سے پڑھ کر جائیں یا پھر جماعت سے ہٹ کر دور جا کر پڑھیں۔ہاں اگر جماعت میں کافی وقت باقی ہے اور معلوم ہے کہ جماعت سے پہلے پہلے سنّتیں پڑھ لے گا تو پڑھ لے۔ لیکن اگر معلوم ہے کہ سنّتیں ادا کرتے ہوئے جماعت کھڑی ہو جائے گی تو اب اسے چاہیے کہ سنّتیں جماعت سے ہٹ کر دور کسی ستون وغیرہ کی آڑ میں پڑھے یا گھر سے ہی پڑھ کر آئے۔[2]

جان لیوا کھیل کھیلنا یا کرتب دکھانا کیسا؟

سُوال: سوشل میڈیا پر یہ کلپ چل رہا ہے اس بارے میں شریعت کیا راہ نمائی کرتی ہے؟ (ایک منظر دکھایا گیا جس میں دو افراد بجلی کے تاروں میں جھولا جھول رہے تھے اور یہ سُوال کیا گیا۔)

جواب: یہ اپنے آپ کو ہلاکت پر پیش کرنا ہے۔قرآنِ کریم میں اس کی ممانعت موجود ہے: ﴿وَ لَا تُلْقُوْا بِاَیْدِیْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ ۚۛ﴾[3] (ترجمۂ کنزالایمان: اور اپنے ہاتھوں ہلاکت میں نہ پڑو)۔ اس طرح کرنا بہت خطرناک ہے۔ اس میں بجلی کے تار تھے جن سے کرنٹ بھی لگ سکتا ہے، تار ٹوٹ بھی سکتا ہے اور جان جا سکتی ہے۔کئی لوگ اس طرح کے کارنامے کرتے ہیں۔ پرانا واقعہ ہے: ایک نوجوان کافی جاندار تھا اور اسی طرح کے انداز پر طاقت کے مظاہرے کرتا تھا۔ ایک مرتبہ اس نے اسکوٹر پر بیٹھنے کے لئے چلتے ٹرک سے چھلانگ لگائی اور اس کا نشانہ خطا ہو گیا، آج اس کی وفات کو کئی سال گزر چکے ہیں۔اس طرح کی بہادریاں بعض اوقات مہنگی پڑ جاتی ہیں، جیسے موت کا کنواں، شیروں کے ساتھ سرکس

1 ......غنیۃ المتملی، فصل فی النوافل، فروع، ص ۳۹۶۔ بہار شریعت، ۱/ ۶۶۵، حصہ:۴۔

2 ......غنیۃ المتملی، فصل فی النوافل، فروع، ص ۳۹۶۔

3 ......پ ۲، البقرۃ: ۱۹۵۔

www.dawateislami.net

اور بُل فائٹنگ وغیرہ۔ ایسی حرکتیں کرنے کی شرعاً اجازت نہیں ہے، جو ایسا کرتے ہیں انہیں اس سے توبہ کرنی ہو گی۔

وسوسے کی بنیاد پر درسِ نظامی نہ کرنا کیسا؟

سُوال: بزنس کے ساتھ ساتھ آن لائن درسِ نظامی کرنے کا ذہن بنتا ہے، لیکن یہ وسوسہ آتا ہے کہ کیا معلوم میں یہ کر سکوں گا یا نہیں؟ اس وسوسے کا کیا علاج کیا جائے؟ (انعام عطاری۔ لاہور)

جواب: اس وسوسے کو دور کرنے کے لئے یوں غور کریں کہ جب میں جاب کرتا ہوں یا بزنس کرتا ہوں اس وقت تو مجھے اس طرح کا خیال نہیں آتا کہ ”میں یہ کر پاؤں گا یا نہیں کر پاؤں گا؟“ نیز بزنس کرتے ہوئے یا شروع کرنے سے پہلے ہی اگر موت آگئی تو کیا معلوم کہ ثواب بھی ملے یا نہ ملے! لیکن اگر درسِ نظامی کی نیت کر لی اور شروع کرنے سے پہلے ہی موت آگئی تب بھی اس نیت کا ثواب ملے گا۔ دوسرا یہ کہ شیطان مجھے اس نیک کام سے روکتا ہے، لہٰذا اُسے جلانے کے لئے مجھے یہ کام کرنا چاہیے۔

درسِ نظامی کرنے کی نیتیں

سُوال: درسِ نظامی کرنے میں کیا کیا نیتیں کرنی چاہئیں؟

جواب: درسِ نظامی کرنے میں یہ نیتیں ہو سکتی ہیں: ❁ اللہ پاک کی رضا حاصل کروں گا ❁ علمِ دین حاصل کروں گا ❁ احادیثِ مُبارَکہ میں جو علمِ دین کے فضائل وارِد ہوئے انہیں حاصل کروں گا ❁ اپنی عبادات کو دُرُست کروں گا ❁ اپنی خامیاں دور کروں گا وغیرہ۔ اگر کوئی اس طرح کی نیتیں کرتا ہے کہ ”جاہلوں سے جھگڑا کروں گا یا علما کی غلطیاں نکالوں گا“ تو یہ غلط نیتیں ہیں، ایسی نیتیں نہیں کرنی چاہئیں۔

گھریلو جھگڑوں سے نجات کا تعویذ

سُوال: لاک ڈاؤن کی وجہ سے میاں بیوی کا وقت ایک ساتھ زیادہ گزر رہا ہے جس کی وجہ سے لڑائی جھگڑے بڑھنے کے زیادہ امکانات ہیں، اس کا کوئی حل بتا دیجئے۔[1]

---

1 ...... یہ سُوال شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت)

www.dawateislami.net

جواب: میاں بیوی دن بھر ایک ساتھ رہیں اور لڑائی نہ ہو یہ تو کرشمہ ہے۔ اب تو شوہر گھر میں ہی پڑا رہے گا، جب بیوی کھانا پکا رہی ہو گی تو یہ کچن میں جا کر پوچھے گا: ”کیا پک رہا ہے؟ کچھ جل رہا ہے؟ ہاں! کل نمک زیادہ تھا آج صحیح رکھنا۔“ اس طرح کی باتیں کرے گا اور گھر کے دیگر کاموں میں دخل اندازی کرے گا، یوں گھر میں کوئی نہ کوئی مسئلہ کھڑا ہوتا رہے گا۔ اس کا حل صرف یہ ہے کہ میاں بیوی دونوں قفلِ مدینہ لگائیں۔ دونوں میں سے اگر کسی کا توڑ ہوتا ہو تو جواباً دوسرا توڑ نہ کرے۔ میرا دیا ہوا تعویذ داڑھوں کے درمیان رکھے، بلکہ جب بیوی کو پتہ ہو کہ اب شوہر کے آنے کا ٹائم ہو گیا ہے اور وہ آ کے فرمائشیں کرے گا جس پر اسے غصہ آئے گا تو اب اسے چاہیے کہ پہلے ہی تعویذ داڑھ کے نیچے دبا لے۔ شوہر کو بھی چاہیے کہ جب بیوی کوئی کام کر رہی ہو تو اس کے کاموں میں دخل نہ دے، جو کرتی ہے کرنے دے۔ ہاتھ بھی نہ بٹائے، ورنہ کچھ کا کچھ ہو جائے گا۔ ہاں! اگر وہ خود بولے تو ثواب کی نیت سے تعاون کریں اور ہاتھ بٹائیں، بلکہ ہو سکے تو کبھی گھر میں جھاڑو لگا دیں، برتن دھو دیں۔ ایسا کرنے سے آپ چھوٹے نہیں ہو جائیں گے۔ مساجد کی صفائی بھی تو مرد ہی کرتے ہیں۔ روڈوں پر بھی اکثر مرد ہی صفائی کرتے ہیں۔ اسی طرح شادی ہالوں اور ہوٹلوں میں جو ویٹرز ہوتے ہیں وہ بھی مرد ہی ہوتے ہیں، اس لئے اگر مرد اپنے گھر میں کوئی کام کر لے گا تو اس کی شان کم نہیں ہو گی۔ جوان بیٹے کو بھی گھر کے کاموں میں ہاتھ بٹانا چاہیے۔

بدگمانی کی تباہی

سُوال: بدگمانی میں پڑ جانے اور حسنِ ظن نہ رکھ پانے کے اسباب بیان فرما دیجئے۔

جواب: اس کے مختلف اسباب ہوتے ہیں، جیسا کہ اس بارے میں دینی مطالعہ کی کمی ہونا، ماحولیات کا اثر، بُری صحبت، سمجھانے والوں کی کمی اور سب سے بڑھ کر یہ کہ بدگمانی سے ہونے والے نقصانات کی طرف توجہ نہ ہونا، کیونکہ بعض اوقات بدگمانی خون خرابا بھی کروا دیتی ہے یا گھر ہی اجاڑ دیتی ہے، جیسے اگر شوہر بیوی سے بدگمانی کرے یا بیوی شوہر سے بدگمانی کرے تو اس کے نتیجے میں دونوں ایک دوسرے پر شک کریں گے اور بات لڑائی جھگڑے بلکہ اس سے بھی آگے چلی جائے گی اور یوں پورا گھر تباہ ہو سکتا ہے۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه فتاویٰ رضویہ

میں فرماتے ہیں: ”بدگمانی ریا سے کم حرام نہیں ہے“[1]ہمیں تو ہر مسلمان کے بارے میں حسنِ ظن رکھنا چاہیے، مسلمان کے ہر عمل کو اچھے گمان پر محمول کرنا یعنی اس کے بارے میں اچھا گمان قائم کرنا واجب ہے،[2] اسی طرح بخاری شریف میں حضرتِ سَیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے مروی ایک واقعہ ہے کہ حضرتِ سَیِّدُنا عیسٰی عَلَیْہِ السَّلَام کے زمانے میں کسی نے چوری کی تو آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے اسے فرمایا: کیا تو نے چوری کی ہے؟ اس نے کہا: اللہ کی قسم! میں نے چوری نہیں کی، حالانکہ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے اپنی آنکھوں سے اسے چوری کرتے ہوئے دیکھا تھا۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام پر خوفِ خدا کا غلبہ ہوا اور آپ نے فرمایا: میں مان لیتا ہوں، میری آنکھوں نے دھوکا کھایا ہے۔[3] ہمیں بھی چاہیے کہ دوسرے مسلمانوں کے لئے حسنِ ظن قائم کریں اور بدگمانی سے بچیں۔

مقدّس مقامات سے تبرُّک کا مٹی یا پتّھر لانا کیسا؟

سُوال: میں پچھلے سال عمرے پر گیا تھا، وہاں جبلِ رحمت سے ایک چھوٹا پتّھر کا ٹکڑا اپنے ساتھ پاکستان لے آیا تھا، اب وہ پتھر کالا ہوگیا ہے، کیا میں اس پتھر کو اپنے پاس ہی رکھوں یا واپس بھیج دوں؟ (محمد نعمان۔ لودھراں)

جواب: جبلِ رحمت سے لایا ہوا پتھر کالا ہو گیا، گویا وہ عشق کی آگ میں جل رہا ہے، کیونکہ اسے جبلِ رحمت سے جدا کر لیا گیا ہے اور پاکستان جبلِ رحمت کے مقابلے میں کچھ بھی نہیں ہے، جبلِ رحمت نے نہ جانے کس کس کی زیارت کی ہے، بلکہ حجۃ الوداع کے موقع پر پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اسے اپنا سایہ بخشتے ہوئے اپنی اونٹنی پر خطبہ ارشاد فرمایا تھا۔[4] اور اسی پہاڑ پر حضرتِ سَیِّدُنا آدم عَلَیْہِ السَّلَام کی توبہ بھی قبول ہوئی تھی۔ مدینہ شریف اور دیگر مقدّس مقامات سے کنکر، پتھر یا مٹی اٹھا کر لے جانا جائز ہے، اس پر گناہ بھی نہیں ہے اور توبہ بھی نہیں ہے۔[5] لیکن ایسا کرنا مناسب نہیں

---

1. ...... فتاویٰ رضویہ، ۵/۳۲۳۔
2. ...... فتاویٰ رضویہ، ۵/۳۲۴ ماخوذاً۔
3. ...... بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب قولہ تعالی: ”واذکر فی الکتاب مریم“، ۲/۴۵۸، حدیث: ۳۴۴۴۔
4. ...... ابن ماجہ، کتاب المناسک، باب حجۃ رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، ۳/۵۰۱، حدیث: ۳۰۷۴۔
5. ...... مراٰۃ المناجیح، ۱/۶۴۲۔

www.dawateislami.net

ہے۔ اب چونکہ آپ کے پاس موجود پتھر کا رنگ بھی تبدیل ہو چکا ہے، اس لئے مشورہ یہی ہے کہ آپ اسے کسی حاجی کے حوالے کریں اور اسے تاکید کر کے اس سے وعدہ لیں کہ وہ اس پتھر کو جبلِ رحمت کے پاس کہیں بھی رکھ دے۔

موجودہ نعمتوں پر شکر کا ذہن بنانے کا طریقہ

سُوال: یوں تو دنیا میں بہت سی نعمتیں ہیں، لیکن جو نعمتیں ہمارے پاس ہیں ان پر اللہ کا شکر ادا کرنے کا ذہن کیسے بنے؟

جواب: اصل مسئلہ توکّل یعنی اللہ پر بھروسے کی کمی ہے۔ ہاں اسباب کو ترک نہ کریں، لیکن اللہ کی ذات پر بھروسا رکھیں کہ اللہ ہی دینے والا ہے اور وہی دیتا ہے، نیز قناعت کے فضائل کا مطالعہ بھی کریں۔[1] اس کے علاوہ راہِ خدا میں بھی خرچ کریں کہ راہ خدا میں خرچ کرنے سے مال بڑھتا ہے، کم نہیں ہوتا، جیسا کہ قرآن پاک سے ثابت ہے[2] اور احادیثِ مُبارکہ میں تو واضح الفاظ موجود ہیں۔[3] جتنا رزق ملا ہے اسی پر قناعت کریں اور یہ ذہن رکھیں کہ جتنا پیٹ ہے اتنا ہی کھاؤں گا، جتنا بدن ہے اتنا ہی پہنوں گا، زیادہ مال کا کیا کروں گا! مرنے کے بعد یہ سب یہیں رہ جائے گا۔

❁❁❁

---

1 ...... رسول کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: کامیاب ہے وہ شخص جو مسلمان ہوا اور بقدر کفایت اسے رزق دیا گیا ہو، اور اللہ پاک نے اسے دیے ہوئے پر قناعت دی۔ (مسلم، کتاب الزکوۃ، باب فی الکفاف والقناعۃ، ۴۰۶، حدیث ۲۴۲۶)

2 ...... ﴿مَثَلُ الَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِیْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍؕ وَ اللّٰهُ یُضٰعِفُ لِمَنْ یَّشَآءُؕ وَ اللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ(۲۶۱)﴾ (پ۳، البقرۃ: ۲۶۱) ترجمۂ کنزالایمان: ان کی کہاوت جو اپنے مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں اُس دانہ کی طرح جس نے اوگائیں سات بالیں ہر بال میں سو دانے اور اللہ اس سے بھی زیادہ بڑھائے جس کے لیے چاہے اور اللہ وسعت والا علم والا ہے۔

3 ...... فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: صدقہ دینے سے مال کم نہیں ہوتا اور بندہ کسی کا قصور معاف کرے تو اللہ اس کی عزت ہی بڑھائے گا اور جو اللہ کے لئے تواضع کرے اللہ اسے بلند فرمائے۔ (مسلم، کتاب البر والصلۃ والرحم، باب استحباب العفو والتواضع، ۱۰۷۱، حدیث: ۶۵۹۲)

فہرست

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
دُرُود شریف کی فضیلت	1	صف پوری کرنے کے لئے نمازی کے آگے سے گزرنا کیسا؟	7
دِن بھر کی نیکیوں کا اِیصالِ ثَواب	1	سنّتیں کہاں ادا کرنی چاہئیں؟	8
ایصالِ ثواب کرنا کیسا؟	2	جان لیوا کھیل کھیلنا یا کرتب دکھانا کیسا؟	8
مَرد کا بالی پہننا کیسا؟	2	وسوسے کی بنیاد پر درسِ نظامی نہ کرنا کیسا؟	9
لاک ڈاؤن میں راشن جمع کرنا کیسا؟	3	درسِ نظامی کرنے کی نیّتیں	9
ملازمین کے ساتھ ہمدردی کیجئے	3	گھریلو جھگڑوں سے نجات کا تعویذ	9
مشکل حالات میں چیزوں کی قیمتیں بڑھانا کیسا؟	4	بدگمانی کی تباہی	10
کورونا سے گھبرانا نہیں	5	مقدّس مقامات سے تبرُّک کا مٹی یا پتّھر لانا کیسا؟	11
مِنٰی کے خیموں میں آگ اور نمازِ ظہر کا اِہتمام	6	موجودہ نعمتوں پر شکر کا ذہن بنانے کا طریقہ	12
بھگدڑ مچ جائے تو کیا کیا جائے؟	6	✻✻✻	✻

ماخذ و مراجع

کتاب کا نام	مصنف / مؤلف / متوفیٰ	مطبوعات
قرآنِ مجید	کلامِ الٰہی	****
تفسیر طبری	ابو جعفر محمد بن جریر طبری، متوفی ۳۱۰ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۰ھ
تفسیر خازن	علی بن محمد ابراہیم، متوفی ۷۴۱ھ	دار الکتب العربیۃ الکبریٰ
بخاری	امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری، متوفی ۲۵۶ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۹ھ
مسلم	ابو الحسین مسلم بن الحجاج القشیری النیسابوری، متوفی ۲۶۱ھ	دار الکتاب العربی بیروت ۱۴۲۷ھ
ابن ماجه	امام ابو حسن حنفی معروف سندی، متوفی ۱۱۳۸ھ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۱۶ھ
موسوعۃ الامام ابن ابی الدنیا	حافظ ابو بکر عبد اللہ بن محمد قرشی، متوفی ۲۸۱ھ	المکتبۃ العصریۃ بیروت ۱۴۲۶ھ
شرح العقائد النسفیۃ	علامہ سعد الدین تفتازانی، متوفی ۷۹۱ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی
درمختار	علاء الدین محمد بن علی حصکفی، متوفی ۱۰۸۸ھ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۲۰ھ
ردالمحتار	علامہ محمد امین ابن عابدین شامی، متوفی ۱۲۵۲ھ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۲۰ھ
غنیۃ المتملی	شیخ ابراہیم حلبی حنفی، متوفی ۹۵۶ھ	سہیل اکیڈمی لاہور
بنایۃ	علامہ بدر الدین ابی محمد محمود بن احمد عینی، متوفی ۸۵۵ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
مراٰۃ المناجیح	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی، متوفی ۱۳۹۱ھ	ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور
فتاویٰ رضویہ	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ	رضا فاؤنڈیشن لاہور ۱۴۲۷ھ
بہارِ شریعت	مفتی محمد امجد علی اعظمی، متوفی ۱۳۶۷ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۲۹ھ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نیک نمازی بننے کیلئے

ہر جمعرات بعد نمازِ مغرب آپ کے یہاں ہونے والے **دعوتِ اسلامی** کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں رضائے الٰہی کے لیے اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ ساری رات شرکت فرمایئے ❁ سنّتوں کی تربیت کے لیے **مَدَنی قافلے** میں عاشقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ تین دن سفر اور ❁ روزانہ **’’غورِ و فکر‘‘** کے ذریعے **مَدَنی اِنعامات** کا رسالہ پُر کر کے ہر اسلامی ماہ کی پہلی تاریخ اپنے یہاں کے ذِمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے۔

میرا مَدَنی مقصد: ’’مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔‘‘ اِنْ شَآءَ اللہ۔ اپنی اِصلاح کے لیے **’’مَدَنی اِنعامات‘‘** پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کے لیے **’’مَدَنی قافلوں‘‘** میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللہ۔

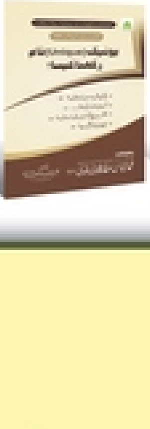

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی کراچی
UAN +92 21 111 25 26 92 0313-1139278
www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net